ایران کی اسلامی انقلاب شمشیر پر خون کی کامیابی

آخری قسط

از: سیدّہ عذرا زیدی

مختصر لفظوں میں ۱۵ خرداد کا یہ خونی واقعہ اس تحریک اسلامی کا سلسلۂ آغاز تھا۔ یہی وہ مبارک دن تھا جب روح اللہ امام خمینی نے ملّت اسلامیہ ایران کو شاہ پہلوی کی حکومت کے ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لئے مغرب پرست ایرانی معاشرہ کو اسلامی معاشرہ میں تبدیل کرنے کے لئے۔۔۔۔ ”شجر انقلاب اسلامیہ“ کا بیج بو دیا تھا اور تقریباً ۱۵ سال تک اس ”شجر تحریک اسلامی“ کی آبیاری ہزاروں لاکھوں فرزندان توحید اپنے پاکیزہ لہو سے کرتے رہے۔ اس بیچ امام خمینی فرانس میں جلا وطنی کی زندگی گزارتے رہے اور وہیں سے اپنے پیغامات کے ذریعہ ملّت ایران میں تعلیمات اسلامی کا صور پھونک کر اسے انقلاب کے لئے تیار کرتے رہے۔

یہاں تک کہ ۲۷ دی ماہ ۵۷ھ ش۔ یعنی ۱۷ جنوری ۱۹۷۹ء کو شاہ ایران ملک چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اور پھر حکومت کی باگ ڈور بختیار نے سنبھال لی۔

یکم فروری ۱۹۷۹ء (۱۲ بہمن ۵۷ھ ش) کے دن ۹ بجے آخر کار وہ مقدس اور نورانی ساعت آپہونچی جب ملّت اسلامیہ کی امیدوں کا مرکز امام خمینی اپنی ۱۸ سالہ جلا وطنی کے بعد ایران واپس آئے۔ عوام کی ۳۳ کلو میٹر لمبی قطار نے اپنے اس رہنما کا پُرجوش استقبال اس انداز سے کیا کہ امام خمینی کی کار اٹھا کر اپنے کاندھوں پر رکھ لی۔ امام خمینی سب سے پہلے بہشت زہرہ پہونچے اور ”شہیدان اسلام“ کے لئے فاتحہ خوانی کے ذریعہ اپنے گل ہائے عقیدت پیش کئے۔ اب اسکے بعد وہ اسلامی انقلاب، جس کی تیاری گزشتہ کئی سالوں سے ہو رہی تھی اب پورے زور شور کے ساتھ ملک کے گوشے گوشے میں پھیل گیا۔ انقلاب کی آندھیاں چلنے لگیں۔ بے گناہ عوام کے خون سے ہولی کھیلی جانے لگی۔ اب عوام ہر قیمت پر ایران کے ۲۸ سالہ شہنشاہی ظالم نظام کو سرنگوں کر کے اسلامی حکومت کا نظام قائم کرنا چاہتے تھے یکم فروری سے لیکر ۱۱ فروری تک یہ چند روز اس طرح قیامت کے گذرے کہ اسلام کے طرفدار بے گناہ عوام کو ہزاروں آزمائشوں کے سنگین مرحلوں سے گزرنا پڑا۔ ایک طرف کفر کے فراہم کردہ مہلک اسلحوں سے سرتا پا لیس زور آور شاہی قومی ریاست تھی اور دوسری طرف ایک کمزور مجبور اور نہتی آبادی۔۔۔۔ ہر طرف بے گناہوں کے خون کا دریا بہہ گیا۔۔۔۔ چاروں طرف لاشے، کراہیں، چیخیں اور آہیں۔۔۔۔ آخر کار لاکھوں مانگیں اور گودیاں اجاڑ کر لاکھوں قربانیاں لے کر یہ اسلامی انقلاب ایران میں ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہی ظالم نظام کا خاتمہ کرنے کے بعد ہزاروں مستضعفین و مظلومین عالم اور ملّت ایران کی آرزوؤں کا مرکز بن کر (۲۲ بہمن ۵۷ھ ش) ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کی شام کو کامیابی سے ہمکنار ہو گیا۔ ۱۱ فروری کے دن اسلامی انقلاب کی کامیابی کی شکل میں ایرانی عوام اور علمائے دین کی قربانیوں کی صبح نمودار ہوئی۔ اس نور کی تابش سے چودہ سو سالہ جمود پگھلنے لگا۔ ظلمت کا وجود کافور ہو گیا۔ ایران میں جو کچھ ”اسلامی انقلاب“ کی صورت میں نمودار ہوا۔ وہ یقیناً ایک معجزہ ہے اور اسی غیبی امداد کی ایک زندہ مثال ہے جس کی طرف قرآن پاک کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ ”وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی“۔

انقلاب کی تاریخ میں ایران کا اسلامی انقلاب

اپنی طرز کا وہ پہلا انقلاب تھا جس میں ایرانی عوام نے بغیر اسلحے اور بغیر کسی طاقت کا سہارا لئے محض قوت ایمانی، استقلال، عزم اور خدا کی توکل کا سہارا لیکر مغرب کی بڑی طاقتوں کے ہتھیاروں ان کے منصوبوں اور سازشوں پر فتح پائی تھی۔ اس جدوجہد میں ایرانی عوام نے نہ صرف یہ کہ انتہائی ترقی یافتہ ہتھیاروں..... شاہ اور اسکی طاقتور فوج اور ہر طرف پھیلی شیطانی ساواک کا مقابلہ ہی کیا بلکہ انھیں ان بڑی طاقتوں (امریکہ اور روس) کی اندرونی و بیرونی سازشوں اور زہریلے پروپیگنڈوں کا بھی سامنا کرنا پڑا جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر شاہ کی حمایت کر رہی تھیں۔ یہ انقلاب روس کے لئے بھی اتنا ہی نقصان دہ تھا جتنا کہ امریکہ کے لئے ..... کیونکہ اس نے دنیا سے بڑی طاقتوں کی حکمرانی اور اجارہ داری کو مٹا دیا۔ غرض کہ یکم اپریل ۱۹۷۹ء کو کئی لاکھ ایرانیوں کی جدوجہد کا ثمر بن کر ایران میں اسلامی نظام جمہوریت قائم ہوا اور عوام پرچم اسلام کے سایہ تلے متحد ہو کر کھلی فضاؤں میں سانس لینے لگے اس طرح اسلامی انقلاب کی شکل میں سرزمین ایران پر وہ آفتاب درخشاں طلوع ہوا جس نے اپنی نور بار ضیاؤں سے نہ صرف یہ کہ ایران بلکہ سارے عالم اسلام کو روشن و منور کر کے مسلمانوں کو لا الہ الا اللہ کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا۔ انقلاب اسلامی ایران کی نورانی شعاعیں مراکش، تیونس، مصر، لبنان، بحرین، افغانستان، انڈونیشیا اور عراق کے ظلمت کدوں میں بھی پہونچیں۔ جیسا کہ ان ملکوں کے اندرونی واقعات سے ظاہر ہے۔ اسی خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے مصر کے روزنامہ "الاخبار" نے ۱۵، جنوری ۱۹۷۹ء میں لکھا تھا:

"ایران میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں انسے خود سر عرب حکمرانوں اور سربراہان مملکت عبرت حاصل کریں۔ ان کو اس وہم و گمان میں نہ رہنا چاہیئے کہ اسلحے کے بل پر اس خطے کی حفاظت کر سکتے ہیں جس پر وہ حکمراں ہیں۔"

انقلاب کی کامیابی کے بعد ایران نے "سینٹو" کے استعماری معاہدہ سے الگ ہو کر ناوابستہ ممالک کی تحریک میں شامل ہونے اور تمام استعماری معاہدوں مثلاً ۱۹۵۹ء کا معاہدہ جس میں امریکہ کو ایران کے داخلی معاملات میں مداخلت کا حق دیا گیا تھا اس طرح کے تمام معاہدوں کو توڑ کر "نہ شرقی نہ غربی" کی بنیاد پر آئندہ سیاست کا انتخاب کرنے

> مسلمانوں کو لا الہ الا اللہ کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا انقلاب اسلامی ایران کی نورانی شعاعیں مراکش، تیونس، مصر، لبنان، بحرین، افغانستان، انڈونیشیا اور عراق کے ظلمت کدوں میں بھی پہونچیں جیسا کہ ان ملکوں کے اندرونی واقعات سے ظاہر ہے

کے فیصلے نے بڑی طاقتوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ لہٰذا ایران میں اسلامی نظام حکومت کے قیام کے بعد انہوں نے اس کے فروغ کو روکنے کے لئے چاروں طرف سے ایران کی اقتصادی ناکہ بندی کر دی۔ یہی نہیں بلکہ صدر عراق صدام کو جو عالمی سامراجیت کی رہنما بڑی طاقتوں کا "پالتو کتا" تھا۔ ترغیب دے کر ایران پر زبردستی جنگ مسلط کر دی کیونکہ دورِ حاضر میں اسلام کے نام پر کئی مملکتیں حاصل کی گئی ہیں لیکن وہاں اسلام کو پنپنے کا موقع نہ مل سکا اور اسلام کی آڑ لے کر اس فریبی اسلامی نقاب کے پیچھے باطل کو پھلنے پھولنے کی کھلی چھوٹ مل گئی۔ نتیجتاً ان اسلامی ممالک کے حکمراں اپنی غیر اسلامی حرکتوں کو بھی اسلامی رنگ دے کر عالم اسلام کو گمراہ کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ ایران کا "اسلامی انقلاب" غیروں کی تو بات کیا خود سربراہان مملکتِ اسلامیہ کے حلق سے نیچے نہیں اُتر رہا ہے اور وہ بجائے اس کے کہ حکم قرآن کی روشنی میں "نیکی اور اچھائی میں ایک دوسرے کی مدد کرکے" اس انقلاب کی قدر کرتے ہوئے تحریک اسلامی "شمع" کو فروزاں رکھتے، خود باطل کا آلہ کار بن کر اس چراغ کو گل کرنے میں لگ گئے ہیں۔

در حقیقت یہ ممالک اور بڑی طاقتیں ایران کی نہیں بلکہ ایران کے اسلامی نظام حکومت کی دشمن ہیں اور اسے ہر قیمت پر ختم کر دینا چاہتی ہیں دنیا سمجھ رہی ہے کہ اس طرح ایران کے بے سروسامان پاسداروں کو ہراساں کر کے "انقلاب اسلامی" کا وجود مٹانے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ سہ

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

یہی وجہ ہے کہ آج صدام تمام حقیقت پسند مسلمانوں کی نفرت کا شکار ہو رہا ہے خود اس کے عوام اس کے مخالف بن رہے ہیں۔ صدام کی حالت یہ ہے کہ "دھوبی کا کتا گھر کا رہا نہ گھاٹ کا" ممکن ہے کہ بہت جلد صدام کی ناپاک روح کو یہ کہنا پڑے -

مرکے بھی رسوا ہوئے .... !

دوسری طرف ایران جنگی مشکلات کا سامنا کرتے ہوتے بھی صبر کے ساتھ راہ حق پر گامزن ہے۔ اور صنعت زراعت۔ اقتصادی اجتماعی امور سیاسی معاملات۔ تعلیم و تکنیکی۔ اندرونی و بیرونی اور فوجی غرض کہ ہر شعبہ حیات میں قابل صد رشک کامیابیاں حاصل کر رہا ہے۔ یہ امداد

غیبی نہیں تو اور کیا ہے کہ شاہی دور میں امریکہ و روس کے سہارے پر جینے والے 'ایران' کا ہر قدم چاہے وہ تکنیکی کے میدان میں ہو یا اور کسی شعبۂ ترقیات میں آج خود کفالت کی طرف اٹھ رہا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں محو حیرت ہیں ۔ روس کچھ اور سوچنے پر مجبور ہے ۔ امریکہ کے پائے استقلال جنبش میں ہیں ، اور وہ ہر قیمت پر ایران سے 'اسلامی نظام حکومت' کو ختم کر دینا چاہتا ہے ۔ تاکہ کہیں خود ان کے عوام اس نظریہ حکومت سے متأثر ہو کر انکی سامراجیت کے خلاف انقلاب نہ برپا کر دیں ۔ اور انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے ۔ اسی خوف کے زیر اثر انہیں بس ایک ہی ترکیب سوجھی ہے ۔ کہ ہر طرف سے عراق کو مضبوط بنا دیا جائے ۔ لہٰذا انہوں نے جنگ میں ہوئی عراق کی تباہ حالت کو پھر سے سنوارنا شروع کر دیا ۔ عرب ممالک کی طرف سے عراق کو دی جانے والی امداد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے ۔

مالی امداد کے علاوہ افرادی امداد بھی عراق کو دی جا رہی ہے ۔ اردن ۔ مصر ۔ سوڈان ۔ مراقش ۔ تیونس وغیرہ عربی ممالک نے اپنی بٹالینیں اور بریگیڈ تک عراق کی حمایت میں اس جنگ میں جھونک دیے ۔ امریکہ سے خریدے جانے والے سعودی عرب کے چار اواکس طیاروں نے ایرانی افواج کی سرگرمی کو عراق تک پہونچانے اور سمندری سطح پر چلنے والے ایرانی تیل بردار جہازوں کو عراقی میزائیلوں کا نشانہ بنانے کے لیے بر وقت اطلاعات فراہم کی ہیں ۔ روس نے عراق کی شکستہ فضائیہ میں پھر سے جان ڈالی اور کھربوں ڈالر کے اسلحہ بطور قرض عراق پہونچنے لگے جنمیں مگ ۔ لڑاکو طیارے ۔ میزائیل ۔ توپیں ۔ اور فالتو پرزے مسلسل بھیجے جا رہے ہیں ۔ امریکہ بھی کھلے عام عراق کی پشت پناہی زبانی اور مالی ہر انداز سے کر رہا ہے ۔ لیکن ان تمام طاقتوں کی مخالفت کا مرکز 'ایران' خدا کے فضل و کرم سے صبر کے ساتھ راہ حق پر گامزن ہے ۔ ابھی تو صرف ایران جاگا ہے اور اس نے ہلکا سا الٰہی طاقت کا نمونہ پیش کیا ہے جس نے مشرق و مغرب کو ہلا کر رکھ دیا ہے ۔ جس دن تمام عالم اسلام بیدار ہو جائے گا تو اس دن ان باطل پرست طاقتوں کو سر چھپانے کی جگہ بھی نہ مل سکے گی ۔ انشاء اللہ ۔

ایران ۔ عراق جنگ جاری ہے ۔ ایران کی طرف صرف خدائی طاقت ہے جبکہ دنیا کی تمام بڑی طاقتیں عراق کی پشت پناہی پر ہیں ۔ ایرانی مجاہد صبر و استقلال کے ساتھ محاذ جنگ پر باطل کے ساتھ مصروف جنگ ہیں ۔ مرسل اعظم ص کا قول ہے کہ وطن کی محبت ایمان کی نشانی ہے ۔ اور ایران کے بہادر پاسدار اسی قول کی زندہ تفسیر ہیں ۔ خدا کرے کہ یہ شیر دل مجاہد جلد فتح سے ہمکنار ہو جائیں ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ۔ انشاء اللہ فتح حق کے قدم چومے گی ۔

کیونکہ 'شہید' کا پاکیزہ لہو وہ نہیں جو شہ رگ سے خارج ہو کر پھر جوش نہ مارے ۔ یہ وہ خون نہیں جو دب کر نہ ابھرے اور زمین کی رگوں میں چپ چاپ سما جائے ۔ یہ وہ خون نہیں جو گر کر نہ اٹھے ۔ یہ رنگ لانے والا خون ہے ۔ یہ برسوں تک سطح خاک پر موجیں مارنے والا خون ہے ۔ عالمی سامراجیت اور ظالمانہ روش کے ٹھیکے دارو ؟ دیکھو یہ تمہاری بربریت اور ظلم و تشدد کا شکار بننے والے ۔ ایران کے بے گناہ نوجوانوں ، معصوم بچوں اور ضعیف العمر رضا کاروں کا لہو ہی ہے جس نے تمام مسلمانوں کو پرچم ۔ لا الٰہ الا اللہ کے سایہ تلے ایک مرکز پر متحد کر دیا ہے ۔ دنیا کی سپر پاورس کا سر غرور جھکا دیا ہے ۔ تمہارے ظلم کی روداد سنا کر عالم انسانیت میں تمہیں رسوا کر کے قابل نفرت بنا دیا ۔ دباؤ اس کو اگر دبا سکتے ہو ۔ روکو اس کو اگر روک سکتے ہو ۔ یہ قاتل کا دامن ہے ۔ لیکن دبا دینا آسان نہیں ۔

صدام اور اس کے آقاؤں کو اس خون کا قصاص ایک نہ ایک دن دینا ہی ہوگا ۔ جو آسان نہیں ۔ ہر قطرہ ستر ہزار جانیں مانگتا ہے ۔ قصاص دیئے بغیر نہ بن سکے گی کیونکہ اس خون کا ولی خود خالق عالم ہے ۔

"خون شہید کا پکار" ایک نہ ایک دن تمام عالم اسلام کو پرچم توحید کے زیر سایہ متحد کر کے ایسا طوفان لائے گی جو اپنے ساتھ ظلم و جور اور لا دینیت کے تمام ٹھکانوں کو بہا کر لے جائے گا ۔ صرف ظہور امام آخر زماں عج کی دیر ہے کیونکہ اس "اسلامی انقلاب" کے اصل قاید وہی ہیں ۔ اور پرچم اسلام کی سربلندی کو صرف انہیں کی آمد کا انتظار ہے ۔ ان کا ظہور ہی تمام مسلمانوں کی حقیقی عید ہوگا ۔

۱۱ فروری ۱۹۸۶ء کو ایران کے "اسلامی انقلاب" کی کامیابی کے سات سال پورے ہوتے ہیں اور اسلامی انقلاب کی کامیابی کی یہ ساتویں سالگرہ تمام دشمنان انقلاب اسلامی ایران کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ ہے **جو من جانب اللہ ہے ۔**

میں اس موقع پر "اپنے پاکیزہ لہو سے ایران کے اسلامی انقلاب کی تاریخ لکھنے والے تمام جانباز شہیدوں کی خدمت میں اپنا خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے صرف اتنا کہنا چاہتی **کہ :**

اسلام کے بہادر شہیدوں ۔ تم سب پر ہمارا سلام ہو ، تاریخ اسلامی کو تم جیسے شہیدوں پر ہمیشہ ناز ہے اور رہے گا کیونکہ 'شہید' اور اس کا پاکیزہ لہو ہمیشہ سے ہی بقائے اسلام کا ضامن رہا ہے ۔

اس انقلاب کے بانی امام خمینی پر بھی ہزاروں ...... لاکھوں سلام !

آخر میں تمام عالم اسلام کو رہبر انقلاب امام خمینی اور ملت ایران کو "انقلاب اسلامی" کی کامیابی کی یہ ساتویں سالگرہ مبارک ہو ۔

ہو مبارک جشن یہ آزادئ ایران کا
آٹھویں منزل میں ہے یہ ماہ اب اسلام کا ●